محمدیہ پاکٹ بک

بجواب

احمدیہ پاکٹ بک

مؤلفہ

مولانا محمد عبداللہ معمار امرتسری مرحوم

المکتبۃ السلفیۃ

شیش محل روڈ، لاہور

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

مَا كَانَ مُحَمَّدٌ اَبَا اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِكُمْ وَلٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَخَاتَمَ النَّبِيّٖنَ ۲۲ احزاب

محمدیہ پاکٹ بک

مؤلفہ

مولانا محمد عبداللہ صاحب معمار مرحوم امرتسری ۱۳۶۹ھ ۱۹۵۰ء

فاضلِ مرزائیات

ناشر

المکتبۃ السلفیۃ شیش محل روڈ، لاہور ۲

سلسلہ مطبوعات نمبر ۲۴

طابع — حافظ احمد شاکر

مطبع — زاہد بشیر پرنٹرز - لاہور

ناشر — المکتبة السلفية لاهور

کل صفحات — ۳۵

رمضان المبارک — ۱۴۰۹ھ
اپریل — ۱۹۸۹ء

مرزا صاحب کا آخری لیکچر لاہور صـ۲۴)

الجواب | اللہ تعالےٰ نے تو اس کی مثال بیان کردی۔ قرآن پاک میں صاف الفاظ میں حضرت مسیحؑ کے قیام سماوی کو مقربین میں شمار کیا اور عیسائیوں کے وہم کو دور کرنے کے لئے دوسری جگہ مسیح کے ساتھ فرشتوں کا ذکر بھی کیا کہ لَنْ يَّسْتَنْكِفَ الْمَسِيْحُ اَنْ يَّكُوْنَ عَبْدًا لِّلّٰهِ وَلَا الْمَلٰٓئِكَةُ الْمُقَرَّبُوْنَ۔

(سورۃ نساء ع ۲۴) او عیسائیو! فرشتے بھی تو مقربین میں سے ہیں۔ کیا تم انہیں بھی آسمان پر رہنے کی دلیل سے خدا یا ابن اللہ کہنے کو تیار ہو؟ اگر جواب نفی میں ہے تو پھر یہ دلیل تمہاری کیسے مکمل ٹھہرے گی کہ جو بندہ ہو کر آسمان پر اٹھایا جائے وہ خدا ہے۔

سنو! حضرت عیسیٰ کو اور جملہ فرشتوں کو ہرگز ہرگز خدا کا بندہ ہونے میں اور کہلانے میں عار نہیں پس کہاں بہکے جا رہے ہو؟

حضرات ملاحظہ ہو اللہ تعالےٰ نے کیسے لطیف پیرائے میں بعبارۃ النص مرزائی اعتراض کو بیخ و بن سے اکھاڑ پھینکا ہے۔ فللہ الحمد

حاصل یہ کہ یہ آیت حضرت مسیحؑ کے رفع جسمانی و قیام آسمانی پر مکمل دلیل ہے۔

گیارھویں دلیل | حضرت مسیح علیہ السلام کی پیدائش سے پیشتر فرشتے نے جناب مریم صدیقہؑ کو بشارت کے طور پر خبر دی کہ تمہارے بطن سے ایک لڑکا پیدا ہوگا جو يُكَلِّمُ النَّاسَ فِي الْمَهْدِ وَكَهْلًا وَّمِنَ الصّٰلِحِيْنَ۔ (آل عمران)

کلام کریگا لوگوں سے بچپن کی عمر میں اور کہولت کی عمر میں نیز وہ صالحین سے ہوگا۔ اسی امر کا سورہ مائدہ رکوع ۱۵ میں مذکور ہے کہ قیامت کے دن اللہ تعالےٰ بطور احسان و نعمت کے مسیح کو یاد دلائیگا کہ میں نے

روح القدس کے ساتھ تجھے تائید بخشی پھر وہ بھی میرا احسان یاد کر جب میری مہربانی و خارق عادت قدرت سے تُو نے گہوارے میں کلام کیا اور کہولت میں کلام کیا۔

آیت بالا میں حضرت مسیح کے کلام مہد و کہولت کو منجملہ انعامات کے ذکر کیا ہے جو دونوں معجزہ کے رنگ میں ہیں کلام مہد اس لئے معجزہ ہے کہ مولود لڑکے کو تو خود اپنے وجود کی سدھ بدھ نہیں ہوتی چہ جائیکہ وہ اپنی والدہ سے الزام رفع کرے اور اپنے نبی صاحب کتاب ہونے کا دعویٰ سنائے۔

"مسیح نے پہلے دن کلام کر کے یہودیوں کے اتہام کو دور کر دیا"

(مرزائی پاکٹ بک صفحہ ۳۰)

"حضرت مسیح نے تو صرف مہد ہی میں باتیں کیں مگر میرے اس لڑکے نے پیٹ میں ہی دو مرتبہ باتیں کیں"

(تریاق القلوب مصنفہ مرزا صاحب صفحہ ۴۱، ۹۲ طبع ۱)

باقی رہا کہولت میں کلام کرنا۔ سو بظاہر نظر یہ کوئی خارق عادت بات نہیں کیونکہ اس عمر میں سبھی انسان کلام کرتے ہیں۔ مگر جب قرآن پاک کی دیگر آیات و احادیث پر نظر ڈالی جائے تو حضرت مسیحؑ کا آسمان پر جانا پھر مدت مدید کے بعد بغیر ظاہری تغیر کے اسی حالت میں نازل ہو کر خدمتِ توحید کرنا ثابت رہتا ہے پس اس جگہ اسی عمر کہولت کا تذکرہ ہے جو فی الواقع معجزہ ہے۔ چنانچہ مرزا صاحب کے مسلمہ رئیس المفسرین ابن جریر جو نہایت معتبر ائمہ حدیث میں سے ہے اپنی تفسیر میں ابن زیدؒ کا قول نقل کرتے ہیں قال

قد کلمھم عیسیٰ فی المھد و سیکلمھم اذا قتل الدجال